بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ٭ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۷ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش | ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۲ ھ | ۷ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۸۷

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ

قادیان ۵ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی شکایت درد گردہ خدا کے فضل سے دور ہو گئی ہے ۔ لیکن اس کمی کے ساتھ ہی کھانسی کی زیادتی کی شکایت ہو گئی ہے ۔ اور نقرس کا درد کچھ نمایاں ہونے لگا ہے ۔ آج رات کو نیند اچھی نہیں آئی ۔

قادیان ۶ ماہ فتح (دس بجے صبح) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کل دن بھر اچھی رہی الحمد للہ اور حضور دن بھر کام میں مشغول رہے ۔ گزشتہ رات کے پہلے حصہ میں نیند بے قاعدہ سی آئی ۔ لیکن رات کے پچھلے حصہ میں اچھی آ گئی ۔ البتہ کھانسی کی شکایت ابھی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

خاکسار حشمت اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

گائے کی پرورش اقتصادی نقطۂ نگاہ سے

وہ امور جو آئے دن ہندو مسلم کشمکش میں اضافہ کرتے رہتے ہیں ان میں سے ایک فیصلہ گاؤ بھی ہے ۔ ہندو بالفاظ اخبار "ملاپ" (۲۲ نومبر ۱۹۴۳ء) مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں ۔ کہ "گائے ہماری ماتا ہے اگر اسے مارو گے تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے" اور جہاں کہیں ان کا بس چلتا ہے ۔ اس پر عمل بھی کر کے دکھاتے رہتے ہیں ۔ ان کے مقابلہ میں مسلمان یہ کہتے ہیں ۔ کہ ہم جب تمہارے کھانے پینے کے معاملات میں دخل نہیں دیتے ۔ تو تم ہمارے معاملات میں بھی نہ دو ۔ ہمارے مذہب نے ہمیں گائے کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس سے ہمیں روکے ۔ کجا یہ کہ اس بارے میں ہم پر انتہائی جبر اور تشدد کیا جائے ۔

اس بارے میں یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ دونوں میں سے معقولیت پر کون ہے ۔ ہر عقل و سمجھ رکھنے والا انسان خود صحیح فیصلہ کر سکتا ہے اور اگر اس بات کو بھی مدنظر رکھ لیا جائے ۔ کہ ہندو صاحبان جب یہ کہتے ہیں کہ "گائے ہماری ماتا ہے ۔ اگر اسے مارو گے ۔ تو ہم تمہیں مار ڈالیں گے" ۔ اس وقت ان کے پیش نظر وہ سارے لوگ نہیں ہوتے ۔ جو گائے کا گوشت کھاتے اور اپنے اپنے رنگ میں گائے کو ذبح کرتے ہیں ۔ بلکہ مراد صرف مسلمان ہوتے ہیں ۔ گویا ہندوؤں میں گئو ماتا سے ہمدردی اور اس کی رکھشا کا خیال صرف اسوقت پیدا ہوتا ہے ۔ جب گائے ذبح کرنے والے اور گوشت کھانیوالے صرف مسلمان ہوں ۔ لیکن اگر سرکاری طور پر مسلمان ہی گائے ذبح کریں ۔ تو پھر ہندوؤں میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی ۔ ظاہر ہے ۔ یہ نہایت افسوسناک طریق عمل ہے ۔ اور ضرورت ہے ۔ کہ جلد سے جلد اس کی اصلاح کی جائے ۔ معاصر "ملاپ" کے نزدیک ہندوؤں نے آج تک جس رنگ میں مسلمانوں کے سامنے گائے کی حفاظت کا سوال رکھا ۔ اس میں ایک غلطی کی ۔ اور وہ یہ کہ "بجائے اس بات کے کہ ہندو رہنما گائے کی اقتصادی ضرورت کو اپنے ہم وطن بھائیوں کے سامنے رکھتے انہوں نے اسے مذہبی رنگت دی ۔ اصلیت یہ ہے ۔ کہ پراچین ہندو دھرم شعریت اور شکریہ کا دھرم تھا ۔ اب بھی ہے ۔ جس کسی چیز کو بھی اس نے مفید پایا ۔ اُسے دیوتا یا دیوی کہہ دیا ۔ اس لئے ہمالہ دیوتا بنا ۔ گنگا مقدس بنی ۔ اور گائے کو ماتا کا نام دیا گیا ۔ ہر اس مقام کو جو جسم کو صحت اور روح کو تازگی بخش سکتا تھا ۔ تیرتھ کہا گیا ۔ یہ شعریت ایک حد تک ٹھیک تھی ۔ درست بھی تھی ۔ لیکن ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے جو شعریت سے بے نیاز تھے ۔ یقیناً ایک اور طریق عمل کی ضرورت تھی ۔ انہیں بتایا جانا چاہیئے تھا ۔ کہ گائے کو اگر ہم ماتا کہتے ہیں ۔ تو اس لئے نہیں کہ ہم اس کی اولاد ہیں ۔ بلکہ اس لئے کہ اس کے دودھ میں ماں کے دودھ جیسے اوصاف موجود ہیں ۔ اس لئے کہ وہ ہندوستان جیسے دیش کے لئے جس کی ۹۰ فیصدی آبادی کاشتکار ہے اتنی ہی مفید اور سکھ دینے والی ہے ۔ جتنی کہ ماں اپنے بچوں کے لئے ہو سکتی ہے ۔ اس اقتصادی پہلو کو نظر انداز کر کے صرف مذہبی پہلو پر زور دیتے رہنے کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ جہاں ہندوؤں نے گائے کو ماتا سمجھا ۔ وہاں مسلمانوں نے اپنے دل میں سوچا ۔ کہ ماں ہے تو ہندوؤں کی ہماری تو نہیں ۔ اور اس کے بعد وہ قباحتیں پیدا ہوئیں جو آج دکھائی دے رہی ہیں "

معاصر "ملاپ" نے ہندو دھرم کی جس شعریت کا ذکر کیا ہے ۔ اگر وہ گائے کے متعلق بھی وہی رنگ اختیار کرتی ۔ جو اس نے ہمالیہ اور گنگا وغیرہ کے متعلق اختیار کیا ۔ تو مسلمانوں پر وہ مصائب نہ آتے ۔ جو بصورت دیگر آئے ۔ اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں گائے کی وجہ سے وہ کشیدگی نہ پیدا ہوتی ۔ جو گائے کو مذہبی حیثیت دینے کی وجہ سے پیدا ہوئی ۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہیں کیا گیا ۔ ہمالیہ سے ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں اسی طرح دریائے گنگا سے بھی ۔ ان کی حفاظت کے لئے ہندوؤں نے کبھی پہرے نہ بٹھائے ۔ مگر گائے کے متعلق ہندوؤں نے اس قدر تشدد اور سختی روا رکھی کہ جس کی کوئی حد نہیں اب "ملاپ" نے ہندوؤں کو جو راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے ۔ وہ بہت اچھی ہے بشرطیکہ اس میں بھی کسی قسم کے تشدد اور جبر کا دخل نہ ہو ۔ ہندو راہنما گائے کی اقتصادی ضرورت جس قدر مؤثر رنگ میں ثابت کر سکتے ہیں ۔ کریں ۔ مسلمان ان کے دلائل ٹھنڈے دل سے سننے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے ۔ کہ گائے کے اقتصادی فوائد کے متعلق مسلمان جو حالات پیش کریں ۔ ان کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے اور یہ بھی درست ہے ۔ کہ زراعت کے لئے گائے ایک مفید جانور ہے ۔ اور اس کا دودھ بھی ایک اعلیٰ اور صحت انسانی کے لئے ضروری چیز ہے ۔ لیکن عام تجربہ اور مشاہدہ کے علاوہ سرکاری تحقیقات کے رو سے بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے ۔ کہ گائے سے ہندوؤں کی بے جا عقیدت زراعت کے لئے اعلیٰ درجہ کے بیلوں اور دودھ کے لئے اعلیٰ درجہ کی گایوں کی پرورش میں سخت مشکلات پیدا کر رہی ہے ۔ کیونکہ چارے کا بہت بڑا حصہ ایسی نکمی اور بے کار گائیں اور بیل کھا جاتے ہیں ۔ جو اقتصادی رنگ میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتے ۔ اور اس طرح چارہ کی جو کمی واقعہ ہوتی ہے ۔ وہ اعلیٰ نسل کے گائے بیلوں کی پرورش اور ان کی کثرت میں سخت روک بنی ہوئی ہے ۔ حکومت یہ حقیقت کئی بار شمار و اعداد کے ذریعہ پایۂ ثبوت کو پہنچا چکی ہے ۔ اور اس بارے میں اقتصادی ماہرین کا مشورہ یہی ہے ۔ کہ نکمی اور بے کار گایوں اور بیلوں کو ختم کرتے رہنا چاہیئے ۔ تاکہ جسقدر چارہ اور اناج وغیرہ ان کو کھلایا جاتا ہے وہ اعلیٰ نسل کو کھلا کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے ۔ اب اگر ہندو صاحبان بھی اس پہلو کو مدنظر رکھ لیں تو بہت جلد ہندوستان میں حفاظت گائے کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ مسلمان بڑی خوشی سے اس میں حصہ لیں گے ۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اب بھی مسلمان گائے سے اقتصادی فوائد حاصل کرنے کے لئے جس تندہی سے اس کی خدمت اور حفاظت کے لئے کوشاں ہیں ۔ اتنی ہندو بھی نہیں کر رہے ۔ چنانچہ خود "ملاپ" نے

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مفصل اطلاع صفحہ اول پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ لیکن دوپہر کے بعد سردرد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب خاص طور پر دعائے صحت کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ (بیگم خان مسعود احمد صاحب) کو تا حال افاقہ نہیں ہوا۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت کاملہ کریں۔

کل صبح ۱۰ بجے مجلس تعلیم (احمدیہ یونیورسٹی) کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نشان آسمانی رسالہ ریویو بر مباحثہ چکڑالوی کا امتحان ہوا جس میں پونے دو صد کے قریب احباب شامل ہوئے۔

۴ دسمبر خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ اس موقعہ پر بعض احباب کو مدعو کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دعا کی۔

الحمد للہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی حالت پہلے سے بہتر ہے

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حالت الحمد للہ پہلے سے بہتر ہے۔ درجہ حرارت جو تیز بخار کی حالت سے یک لخت سب نارمل ہو گیا تھا۔ اور خطرہ کا موجب ہو رہا تھا۔ وہ کیفیت اب دور ہو چکی ہے۔ درد اور ورم بھی نسبتاً کمی ہے۔ مگر ابھی بے چینی اور کمزوری بہت ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

بھامڑی کا مقدمہ اور ڈیفنس آف انڈیا رُول

دھاریوال ۵ دسمبر۔ ۳ و ۴ دسمبر کو یہاں بھامڑی کے مقدمہ کی پیشی۔ اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں تھی۔ جس میں صفائی کی شہادتیں ہوئیں۔ ۴ شہادتیں ۳ دسمبر کو اور چار ۴ دسمبر کو ہوئیں۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے مقدمہ کی پیروی کی جب عدالت ۴ بجے ختم ہوئی۔ تو سردار حکم سنگھ انسپکٹر پولیس وہاں تشریف لائے۔ اور جملہ ملزمین کے بیانات قلمبند کئے۔ اور ملزمین کے علاوہ دوسرے اور دوست بھی جو کہ مختلف گاؤں کے ہیں۔ ان کے خلاف پولیس ایک دوسرا مقدمہ ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت بنانا چاہتی ہے۔ جس کے سلسلہ میں انسپکٹر صاحب مذکور نے بیانات لئے۔ اور جو دوست وہاں پر موجود نہ تھے۔ ان کے بیانات کے لئے دوسری تاریخ مقرر کی۔ پہلے مقدمہ کے ملزمین کے علاوہ جن دوسرے اشخاص کا پولیس اس مقدمہ میں بیان لینا چاہتی ہے۔ ان میں ناظر صاحب بیت المال کا نام بھی ہے۔

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو ان ہر دو مقدموں کے شر سے محفوظ رکھے (رپورٹر)

درخواست ہائے دُعا۔ (۱) صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی ابن حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید کابل کی بچہ بعارضہ خناق بیمار ہے۔ (۲) رشید احمد صاحب چغتائی کی بھانجی امۃ النصیر بعارضہ نمونیہ شدید بیمار ہے۔ (۳) زینب النساء بیگم صاحبہ بیوہ مولوی محمد یوسف صاحب مرحوم عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

دسویں سال میں ایسی قربانی ہو جس کی مثال کسی سال میں نہ ملے

احباب کی غیر معمولی قربانی اور شاندار لبیک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج کے جاں نثار اور بہادر سپاہیوں پر واضح ہو گیا ہو گا۔ سال دہم کے لئے حضور ایدہ اللہ کا مطالبہ یہ نہیں ہے۔ کہ معمولی اضافہ کر دیا جائے۔ اور پھر سمجھ لیا جائے۔ کہ حضور کے منشا کے مطابق حصہ لے لیا۔ بلکہ اس سال کے واسطے مطالبہ یہ ہے کہ ہر ایک مجاہد پہلے دور کے اس آخری سال کے لئے انتہائی قربانی کرے۔ حتیٰ کہ تحریک جدید کا یہ آخری سال جماعت کی مالی قربانی کے لحاظ سے ایک غیر معمولی سال ہو۔ اور جس طرح تحریک جدید کی مثال اور کسی تحریک میں نہیں ملتی۔ اسی طرح تحریک جدید کے آخری سال کی مالی قربانی کی مثال اس تحریک کے کسی اور سال میں نظر نہ آئے۔ اس سال کے واسطے غیر معمولی قربانی کا نمونہ خود حضور کی اپنی مثال ہے۔ یعنی سال نہم سے ۲½ گنے سے بھی زیادہ اضافہ فرمایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قادیان کے احباب کرام کی مثالیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان سے جماعتوں اور براہ راست وعدے کرنے والے احباب پر وضاحت ہو چکی۔ کہ بحیثیت جماعت قادیان کی جماعت نے قابل تعریف نمونہ پیش کیا۔ اور قادیان کے جو وعدے آنے والے ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایسے ہی شاندار ہوں گے۔ قادیان سے باہر کی جماعتوں اور افراد سے بھی یہی امید ہے چنانچہ ایک دو دن میں جو وعدے باہر کی جماعتوں سے حضور کے پیش ہوئے ہیں وہ شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱) لفٹیننٹ شمیم احمد صاحب نے فیلڈ سروس سے سال دہم کے لئے ایک ہزار روپیہ کا چیک پیش کرتے ہوئے لکھا۔ کہ نومبر کے آخری ایام تحریک کے ہیں۔ میں ایسی جگہ ہوں۔ شاید حضور کا خطبہ ملے یا نہ ملے۔ اس لئے گزشتہ سال کی ادا کردہ رقم ۶۱۰ روپیہ سے ڈیوڑھے سے زیادہ کا چیک ارسال ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کی دعا فرمائیں۔ (۲) چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ واقف تحریک جدید ۱۳۴۴ روپے ان کا سال دہم کا وعدہ ہے۔ جو ان کے گزارہ کی رقم سے چار گنا ہے۔ آپ اس سے پہلے بھی اپنی آمد سے بڑھا کر دیتے آئے ہیں (۳) سید عبد الحی صاحب آف منصوری آپ کا سال دہم کا وعدہ ۶۰۰ روپے کا ہے۔ یہ وعدہ گزشتہ سال سے دوگنا ہے۔ (۴) چودھری عبد الواحد صاحب واقف تحریک جدید آپ کا وعدہ ۲۷ روپے جو ان کے ماہوار گزارہ سے گنا ہے۔ (۵) چودھری خلیل احمد صاحب ناصر واقف تحریک جدید اس سال کے لئے ۱۰۵ روپے کا وعدہ جو گزشتہ سال سے ڈیوڑھے سے اوپر ہے۔ (۶) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مع صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ کے اس سال ۷۰۰ روپیہ ہے۔ جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں ڈیوڑھا ہے۔ (۷) سید فضل الرحمٰن صاحب آف منصوری اس سال کا وعدہ ۵۰۰ جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں اڑھائی گنا ہے۔ (۸) ملک امام الدین عبد الحفیظ صاحب کٹر بالوی نے بذریعہ تار اپنا وعدہ پیش کیا ہے۔ جو ۲۲۰ روپے کا ہے۔ یہ وعدہ سال گزشتہ سے پونے تین گنا ہے۔ (۹) ملک عبد الرحمٰن صاحب قصور آپ نے سال دہم کے واسطے ۲۰۰ روپیہ نقد پیش فرمایا۔ جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں دوگنا سے اوپر ہے (۱۰) نعیم اللہ صاحب نئی دہلی آپ نے گزشتہ سال ۹۰ دیئے تھے۔ اور اس سال کا خطبہ پڑھ کر آپ نے ۲۲۵ کا وعدہ فرمایا جو ان کی گزشتہ سال کی رقم سے ۲½ گنا سے زیادہ ہے (۱۱) مولوی محمد احمد صاحب وکیل کپور تھلہ گزشتہ سال ۱۷۰ کے وعدے کے ساتھ ہی پیش کئے تھے اور اس سال حضور کے مطالبہ کو پڑھ کر ۳۱۵ جو دوگنی کے قریب ہیں نقد پیش کئے۔ (۱۲) عاشق محمد صاحب دفتر قانونگو شجاع آباد آپ نے حضور کا مطالبہ پڑھ کر ۱۴۰ کا وعدہ فرمایا۔ جو ان کی نو سال کی ادا شدہ رقم سے بھی زیادہ اور سال نہم کے وعدے سے تو چھ گنا سے بھی زیادہ ہے۔

احباب کو یاد رہنا چاہیئے ملازموں زمینداروں اور تاجروں وغیرہ کو تحریک جدید کے دسویں سال کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ کی ممانعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم یہ ہے۔ کہ احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو اسلامی تعلیم کی رو سے جائز ہے۔ کہ ایک احمدی مرد کا غیر احمدی عورت سے رشتہ ہو جائے مگر غیر احمدی مرد سے احمدی عورت کا رشتہ کرنا گناہ میں داخل ہے۔ اور خود لڑکی اور لڑکی والوں کو قصور وار بناتا ہے

اسلام نے اس نظریہ کو قبول کیا ہے۔ کہ بالعموم مرد کا اثر عورت قبول کرتی ہے۔ اور مرد اسے اپنی عادات وشمائل کے تابع کر لیتا ہے۔ اس لئے اسلام نے ناپسند کیا ہے۔ کہ ایک مومنہ عورت غیر مومن کے عقد میں جائے اسی طرف آیت ولا تنکحوا المشرکین حتیٰ یومنوا (البقرہ ع ۲۷) اشارہ کرتی ہے۔ کہ اے مسلمانو ناپاک اور گندے عقائد کے لوگوں سے اپنی عورتوں کا نکاح نہ کرو۔ ہاں اگر یہ لوگ ایماندار ہو جائیں۔ اور خدا رسول کی باتوں کو مانیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ اور ایمان کی قدر و منزلت دلوں میں بٹھانے کے لئے فرمایا۔ ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم۔ کہ بے دین اور ناپاک لوگوں کی نسبت اگر ایماندار غلام ہو۔ تو وہ بہت بہتر ہے۔ کہ اس سے نکاح کر دیا جائے چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس بارے میں عمل یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنی پھوپھی کی لڑکی زینب کا نکاح ایک غلام زید بن حارثہ سے کر دیا تھا۔

درحقیقت اس قسم کے احکام جو مامور زمانہ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملتے ہیں۔ ان کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی الہام ہے۔ وما کان اللہ لیترکک حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب (تذکرہ) کہ اے مسیح موعود۔ خدا تعالےٰ کی شان سے بعید ہے۔ کہ وہ تجھے چھوڑ دے یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خبیث اور طیب میں تمیز نہ ہو جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تحویل قبلہ کا حکم ملا تھا تو آپ نے فوراً بیت المقدس سے رخ ہٹا کر مسجد حرام کی طرف کر لیا۔ اور سب صحابہ کو حکم دے دیا۔ جس کی تعمیل آج تک سب مسلمان کرتے ہیں۔ اسی طرح متبنّیٰ بنانے کی رسم کو باطل قرار دیا۔ جس کا اعلان کیا گیا۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حکم کی تعمیل میں زید کی مطلقہ سے شادی بھی کر لی۔ جس پر مخالفین نے اعتراض کیا۔ جو آج تک عیسائیوں اور آریوں میں چلا آتا ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعتراض کی کوئی بھی پروا نہ کی۔ اور خدا کے حکم کو مقدم کیا۔

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسلامی تعلیم کے ماتحت اپنی جماعت کو یہ ہدایت فرمائی۔ کہ غیر احمدی مرد سے احمدی عورت کی شادی کرنا گناہ میں داخل ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہونچ گئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں۔ جب تک کہ وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہ ہوں۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔" (اپنی جماعت کے لئے ضروری اشتہار)

یہ اشتہار جس کا حوالہ دیا گیا ہے سنہ ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔ اس وقت ابھی حضور نے اپنی جماعت کا نام بھی علیحدہ طور پر "جماعت احمدیہ" نہیں رکھا تھا۔ اور نہ ہی دوسرے لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے بارہ میں کوئی اعلان ہوا تھا۔"

نیز فرماتے ہیں۔ "غیر احمدیوں کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی تو نکاح جائز ہے۔ بلکہ اس میں تو فائدہ ہے۔ کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے۔ اگر ملے۔ تو بے شک لو۔ لینے میں حرج نہیں۔ اور دینے میں گناہ ہے۔" (الحکم جلد ۱۲ پرچہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

مندرجہ حوالجات سے صاف طور پر ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام احمدی لڑکیوں کے رشتے غیروں سے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور اسے گناہ میں داخل سمجھتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کا عمل اس کے مطابق ہونا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تعلیم ایسی واضح تھی۔ کہ جماعت کے احباب اس سے واقف تھے۔ اور اسی لئے اس تعلیم کے مطابق عمل کرایا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا نور الدین صاحب نے جو بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے جانشین اور خلیفہ اول منتخب ہوئے۔ ۸ جون ۱۹۰۸ء کو حافظ محمد عیسےٰ صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور کو مخاطب کر کے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔

"حافظ محمد عیسےٰ صاحب۔ میاں محمد امین آپ کی قوم سے ہیں۔ اور حضرت صاحب کے مخلص ہیں۔ اور جہاں تک مجھے یقین وعلم ہے۔ آپ کی قوم سے اور کوئی بھی احمدی نہیں۔ اور حضرت صاحب کا صاف وصریح حکم ہے۔ کہ بدوں احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے۔ اس لئے انسب یہی ہے۔ کہ آپ یہ رشتہ منظور کر لیں۔ (منقول از اخبار الفضل جلد ۱۱ پرچہ ۲/۲۴ (۱۵)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مندرجہ مکتوب نہایت صفائی سے اس تعلیم پر دلالت کرتا ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے احباب کو دی۔ کہ بدوں احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے۔

غیر مبایعین اگر ذرا بھی غور سے کام لیں تو اس مسئلہ کی حقیقت سے انہیں انکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ لوگ بھی اپنا مقتدا اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ پس جو بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے بالوضاحت ثابت ہو۔ جیسا کہ اوپر کے حوالجات سے ظاہر ہے۔ تو انہیں بھی اس سے انکار نہیں ہونا چاہیئے اور اگر وہ مبایعین کی ہر بات کا بلا سوچے سمجھے انکار کرنا ضروری خیال کرتے ہیں تو حضرت مولانا نور الدین صاحب کی بات کو تسلیم کر لیں۔ جن کے دست مبارک پر خلیفہ اول ہونے کی حیثیت سے بیعت کر چکے ہیں۔ اور آپ کی خلافت کو خلافت حقہ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت مولانا صاحب موصوف کے ایک مکتوب کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے ایک دوسرا فرمان ان کا ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔ "ولا تنکحوا المشرکین۔ یعنی اپنی لڑکیوں کی شادیاں مشرکوں سے مت کرو۔ اسی بناء پر ہمارے امام نے حکم دیا۔ کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکیاں نہ دو۔ کیونکہ ان میں بھی شرک ہے۔ اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائیگا۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "مشرک میں نے بلا تحقیق نہیں کہا۔ مسیح کے مسئلہ ہی میں جو خوفناک گمراہی ان میں ہے وہ کم نہیں۔ وہ کونسی اللہ کی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ خالق کخلق اللہ اسے مانتے ہیں۔ احیاء موتیٰ ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ عالم الغیب اسے جانتے ہیں۔ حرام وحلال کا اختیار اسے دے رکھا ہے۔ پھر ختم نبوت کے بھی وہ قائل نہیں۔ پس ایسے مشرک لوگوں سے ہمیں تعلق ازدواج قائم کرنے میں سراسر نقصان ہے۔ اس لئے امام نے فرمایا جن احمدیوں نے حضرت امام کی نصیحت پر عمل نہیں کیا۔ سکھ انہوں نے بھی نہیں پایا۔ (درس القرآن فرمودہ حضرت خلیفہ اول) ص ۹۴

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو احمدی لڑکی کا رشتہ نہ دینے کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تعلیمات میں سے ہے۔ اور غیر مبائعین کا انکار صرف اس معنوں سے ہے۔ کہ اگر وہ اسے قبول کر لیں تو ان کے دیگر عقائد مخترعہ پر زد پڑتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اسلام نے یہ تعلیم دے کر مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو یہ ہدایت اور تعلیم دے کر محفوظ کر لیا۔ اور اگر احمدی عورتیں بے دین اور لامذہب لوگوں کے عقد میں جائیں۔ تو اپنے خاوندوں کے اثر کے ماتحت بے دین ہو جاتیں۔ اور وہ نیک تربیت جو انہوں نے اپنے احمدی والدین سے حاصل کی تھی وہ سب کی سب محنت اکارت جاتی۔ اس طرح لکھو کھا دیندار عورتیں لامذہب ہو جاتیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ غیر احمدی عورتیں احمدیوں کے نکاح میں آتیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ انکی تربیت کی خرابی کی وجہ سے احمدی نسلیں خراب ہو جاتیں اور اس طرح احمدیت کے قیام کا جو مقصد تھا۔ وہ فوت ہو جاتا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا یا نہ آنا برابر ہوتا۔ تجربہ اس بات کا گواہ ہے۔ کہ جن احمدیوں نے غیر احمدیوں کو لڑکیاں دیں۔ وہ بے دین ہو گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیغام" کی ایک جعلی روایت کی تردید

اخبار پیغام صلح ۱۷ر نومبر ۱۹۴۳ء میں مولوی مرتضیٰ خاں صاحب نجیر مبائع نے میرے متعلق ایک سراسر غلط روایت شائع کی ہے چونکہ اس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس کی تردید کرنا ضروری ہے۔

مولوی مرتضیٰ خاں صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت اقدس کی زندگی ہی میں رغالباً ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں) ایک بار ماسٹر عبدالعزیز صاحب ایمن آبادی (مدرس ہائی سکول قادیان) نے جبکہ وہ پٹیالہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کے ہاں ملازم تھے۔ اور ابھی ڈاکٹر صاحب سلسلہ سے خارج نہیں ہوئے تھے مجھ سے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت کے سامنے ام المومنین کا ذکر آگیا۔ تو حضرت اقدس نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ "تم لوگ ہی ان کو ام المومنین کہتے ہو خدا نے تو نہیں کہا" یہ الفاظ تھے جو ماسٹر صاحب موصوف کے اور مجھے اب تک یاد ہیں"۔

واقعہ یہ ہے کہ مجھے ستمبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اور اس کے جلد ہی بعد میرے والد صاحب نے مجھے ایمن آباد بلوا لیا۔ مگر وہاں پر مجھے احمدیت کی وجہ سے سخت تکالیف برداشت کرنا پڑیں اس لئے میں گھر چھوڑ کر پہلے لائلپور چلا گیا اور پھر پٹیالہ جانے کا موقعہ ملا۔ اس عرصہ میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے کسی روایت کے سننے کا موقعہ ہی نہیں ملا تھا اور مندرجہ بالا الفاظ تو میں نے نہ حضرت اقدس سے کبھی سنے اور نہ ہی مرتضیٰ خاں صاحب کو کبھی اور سے کبھی بیان کئے۔ یہ مجھ پر سراسر افتراء ہے۔ میں سخت سے سخت قسم کھانے کے لئے تیار ہوں۔ کہ میں نے مرتضیٰ خاں صاحب سے اس قسم کے کوئی الفاظ بیان نہیں کئے۔ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتدائے بیعت سے ہی نبی اللہ یقین کرتا تھا۔ چنانچہ اس لئے میں میرا مضمون بیان رسالہ "فرقان" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے اس روایت کے موضوع ہونے پر یہ ایک پختہ دلیل ہے۔ نیز میں یہ بھی بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پٹیالہ میں ان دنوں میرا انس زیادہ تر جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے تھا جو اس وقت بھی نہایت مخلص احمدی تھے جناب ڈاکٹر صاحب گواہی دے سکتے ہیں کہ اس قسم کی کوئی روایت میں نے کبھی ان سے ذکر نہیں کی۔ حالانکہ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو میں ان سے ضرور ذکر کرتا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کے ارتداد کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اپنے بچوں کا اتالیق مقرر فرمایا۔ اور اس سلسلہ میں مجھے حضور علیہ السلام کے مکان میں رہنے اور حضور کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ میں نے اس سارے زمانہ میں اس قسم کی کوئی روایت نہیں سنی۔ یہ محض جھوٹ ہے۔ میں حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو ہمیشہ ام المومنین سمجھتا اور کہتا رہا ہوں۔ اور اور جب میں ابتدا بیعت سے ہی حضرت اقدس علیہ السلام کو نبی اللہ مانتا تھا۔ تو مجھے حضور کے حرم محترم کو ام المومنین کہنے یا ماننے میں کوئی تامل ہو سکتا تھا۔ مولوی مرتضیٰ خاں صاحب نے میرے متعلق جو روایت "پیغام صلح" میں درج کی ہے وہ ان کی ایجاد ہے۔ میں خوش ہوں کہ انہوں نے میرے متعلق یہ جعلی روایت میری زندگی میں شائع کر دی اور مجھے اس کی تردید کا موقعہ مل گیا۔ الحمد للہ

میں موقعہ کی مناسبت سے یہ بھی لکھ دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ میں نے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے ان کے زمانہ خلافت میں بھی سنا ہے۔ کہ وہ بار بار حضرت ام المومنین کو ام المومنین کے لفظ سے ذکر فرمایا کرتے تھے تمام جماعت احمدیہ حتیٰ کہ ۱۹۱۴ء تک جناب مولوی محمد علی صاحب بھی شامل تھے انہیں ہمیشہ ام المومنین کے لفظ سے یاد کرتی تھی۔ غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے انکار کے ساتھ یہ بھی ضروری خیال کیا کہ حضرت ام المومنین کے ام المومنین ہونے سے بھی انکار کر دیں۔ وہ اگر آج سابقہ عقائد سے انحراف کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تو یہ ان کی مرضی ہے۔ لیکن قانوناً شرعاً ان کا یہ ہرگز حق نہیں کہ دوسروں کے بارے میں جھوٹی اور جعلی روایات بیان کرتے رہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت بخشے۔ آمین

حکیم عبدالعزیز خاں سابق ٹیچر۔ حال مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

نتیجہ امتحان "دعوۃ الامیر" (ثلث آخر)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف "دعوۃ الامیر" کے ثلث آخر کے امتحان کا نتیجہ پیش ہے۔ یہ امتحان ۱۴ر نومبر کو منعقد ہوا۔ شامل ہونے والوں کی تعداد ۳۱۲ تھی (قادیان ۲۰۱ بیرون ۱۱۱) قادیان سے ۲۲ اور بیرون سے ۱۶ مستورات بھی شامل امتحان ہوئیں۔ اس دفعہ مستورات کی تعداد میں نمایاں کمی ہے۔ امید ہے کہ بہنیں آئندہ زیادہ دلچسپی سے امتحان میں شریک ہوا کریں گی کامیاب ہونے والوں کی تعداد ۲۷۹ ہے۔ نتیجہ قریباً نوّے فی صدی رہا۔ کامیاب ہونے والے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں مبارکباد پیش ہے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے علم میں برکت دے اور شیطان و رحمان کی افواج میں جو آخری جنگ مقدر ہے۔ اس میں فتح پانے کیلئے انہیں ہر قسم کے ہتھیاروں سے آراستہ کردے۔ آمین اس امتحان میں چوہدری سردار احمد صاحب شملہ ۸۹ نمبر حاصل کر کے اول اور ملک فتح محمد صاحب دارالبرکات قادیان ۸۸ نمبر حاصل کر کے دوم رہے۔ ہر دو احباب کو خدا تعالیٰ یہ امتیاز مبارک کرے۔ اسناد بھجوائی نہیں جائیں گی۔ بلکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قائدین و زعماء دفتر خدام الاحمدیہ سے حاصل کر لیں۔ امید کی جاتی ہے کہ احباب زیادہ ذوق و شوق کے ساتھ کتب سلسلہ کے اس مفید سلسلہ امتحان میں کثرت سے شامل ہوا کریں گے۔ ہر لکھے پڑھے خادم کو ان امتحانات میں شامل ہونے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ ذیل میں صرف کامیاب ہونے والے بیرونی احباب کے اسماء مع حاصل کردہ نمبروں کے دیئے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ باقی احباب کامیاب نہیں ہو سکے مستورات کے رول نمبر دیئے گئے ہیں۔

خاکسار:۔ ناصر احمد۔ قائمقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

پٹھانکوٹ: محمد اقبال صاحب رول ۱۱۵ حاصل کردہ نمبر ۷۹۔ سیالکوٹ: محمد اقبال صاحب ۶۵ میونی خدابخش صاحب ۶۵ بابو مجید احمد صاحب ۸۳ دیپہ ٹیک سنگھ: چوہدری فضل کریم صاحب ۸۵ عبدالرحیم خان صاحب ۸۷ رول ۲۱۶ حاصل کردہ نمبر ۵۷ رول ۲۱۵ حاصل کردہ نمبر ۶۵ سکندر آباد دکن: عبدالقادر صاحب ۸۳ یعقوب احمد صاحب ۳۶ علی محمد الدین صاحب ۷۱ رول ۲۱۹ حاصل کردہ نمبر ۶۵ رول ۲۲۰ حاصل کردہ نمبر ۳۹۔ شریف احمد صاحب ۵۱ سیالکوٹ چھاؤنی: چوہدری بشارت احمد صاحب ۸۶ چوہدری ارشاد احمد صاحب ۷۱ محمد ابراہیم صاحب ۶۲ شملہ: چوہدری فیض عالم صاحب ۷۵ چوہدری عطاء اللہ صاحب ۷۵ ملک سعادت احمد صاحب ۸۰ میر فدا احمد صاحب ۸۱ چوہدری سردار احمد صاحب ۸۹۔ انبالہ شہر: بابو علی محمد صاحب ۶۱ شیخ محمد علی صاحب نثار ۷۵ منٹگمری: چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ۵۹ محمد یوسف علی صاحب ۵۶ مستری عبدالواحد صاحب ۴۸ چوہدری علی محمد صاحب ۷۱ بٹالہ: رول ۲۴۶ حاصل کردہ نمبر ۴۱ لائل پور: عبدالرحمٰن صاحب کاریگر ۵۷ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کشمیری ۶۰ سرگودھا:۔ چوہدری فضل احمد صاحب ۸۱ بیریلی: رول ۲۵۳ حاصل کردہ نمبر ۶۰ کمال ڈیرہ سندھ:۔ ماسٹر محمد بریلی صاحب ۶۸ ڈاکٹر محمد سہیل صاحب ۷۵ فیروزپور چھاؤنی: مولوی محمد مقبول احمد صاحب ۸۱ بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر ۷۵ چوہدری فیض الرحمٰن صاحب ۷۳ بابو محمد فاضل صاحب ۶۵ بابو محمد لطیف صاحب ناصر ۵۵ علم الدین صاحب ۴۱ پیر محی الدین صاحب ۳۳ بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ: غلام حسین صاحب ۸۳ محمد اسلم صاحب ۶۹ بستر ضلع موہیہ ریلوے:۔ چوہدری بھیجو خاں صاحب ۵۵ چوہدری بشارت علی خاں صاحب ۷۰ ملک مہر الدین صاحب ۷۱۔ ماسٹر علی محمد صاحب ۵۶ ماسٹر محمد علی صاحب ججہ ۶۲ ہنڈیوالی ضلع سرگودھا: چوہدری سلطان احمد صاحب ۵۵ حمید احمد صاحب ۵۷ کراچی: چوہدری فضل احمد صاحب ۵۶ ماسٹر امین الدین صاحب عباسی ۵۰ چوہدری غلام حسین صاحب ۶۸ ٹنڈو لورالہم: رول ۳۲۹ حاصل کردہ نمبر ۶۸۔ سیالکوٹ ناصرات: رول ۳۳۰ حاصل کردہ نمبر ۴۸ رول ۳۳۱ حاصل کردہ نمبر ۳۳ رول ۳۳۲ حاصل کردہ نمبر ۶۳ رول ۳۳۳ حاصل کردہ نمبر ۶۵ بانکی پور (پٹنہ) سید سفیر الدین صاحب ۷۵۔ سرینگر کشمیر: مسٹر ناصر احمد صاحب ۷۱ محمد حیات صاحب ججیہ ۷۵ چک ۵۷۵ منٹگمری:۔ ماسٹر علی محمد صاحب ۸۵ لاہور: ملک احسان اللہ صاحب ۶۰ میاں مجید احمد صاحب ۵۵۔ مرزا رحمت اللہ صاحب ۳۳ عبدالرحمٰن صاحب ۴۴ عبدالحمید صاحب عاجز ۵۲ رشید احمد صاحب سول لائن ۴۷ چوہدری محمد عمر صاحب ۶۲ مرزا مبشر احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل ۶۷ مرزا بشیر احمد بیگ صاحب احمدیہ ہوسٹل ۴۹ عبدالواسع صاحب احمدیہ ہوسٹل ۴۲ بشیر احمد صاحب ڈار احمدیہ ہوسٹل ۷۱ مرزا مجید احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل ۵۶ حبیب اللہ صاحب ۳۳ چوہدری محمد علی صاحب ۵۴ فیروز محی الدین صاحب ۵۵ قاضی محمود احمد صاحب ۶۲ چوہدری بشیر احمد صاحب ۶۱ - قاضی رشید الدین صاحب ۶۵ چوہدری عبدالستار صاحب ۵۴ شیخ عبداللطیف صاحب ۴۳ چوہدری محمد فضل صاحب ۴۷ چوہدری عبدالجلیل خان صاحب ۷۱ چوہدری غلام احمد صاحب ۴۳ شیخ عبداللہ صاحب ۸۰ ملک عطاء المنان صاحب ۶۲ حیدر آباد دکن: محمد اکرم صاحب ۶۰ ...

۴۴ میر محمد سعید صاحب ۵۵ خلیل احمد صاحب ۵۰ محمود احمد صاحب ۷۱ غلام محمود صاحب ۴۷ محمد امام غوری صاحب ۳۵ - شریف احمد صاحب ۸۰ - عزیز حسین صاحب ۵۹ میر افتخار احمد صاحب ۴۲ محمد عبدالصمد صاحب ۴۱ محمد یونس صاحب ۸۴ عبدالستار صاحب فاروقی ۷۱ - ......

رول نمبر ۱۵ ۱۴ حاصل کردہ نمبر ۴۳ رول ۲۱۶ حاصل کردہ نمبر ۳۳ رول ۲۱۵ حاصل کردہ نمبر ۴۳ رول ۲۱۸ حاصل کردہ نمبر ۴۸

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۰۹۱ منکہ ملک محمد ولد ملک خدا یار صاحب قوم کھوکھر پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن حویلی کھوکھر ڈاکخانہ ساہی وال ضلع شاہ پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ سرکاری کاغذات میں میری موجودہ زمین ۳۵ بیگھے ہے۔ جس کے نصف کی کاشت کرتا ہوں۔ اور نصف زیر دریا آچکی ہے۔ مگر یہ زمین کم و بیش ہوتی رہتی ہے جس کی قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے تقریباً دو ہزار روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں نقدی پاس -/۲۳۰ روپے ہے۔ کل جائیداد مبلغ -/۲۲۳۰ روپے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا ملک محمد موصی۔

گواہ شد:- ملک احمد موٹر ڈرائیور پسر موصی

گواہ شد:- محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

۷۰۷۹ منکہ غلام نبی ولد میاں جیون قوم قصاب پیشہ روئی دھننا عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن مجوکہ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہ پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد قریباً دس روپے ہے۔ جو کہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا [illegible] ہوگی۔ العبد:- غلام نبی موصی بقلم خود۔ گواہ شد:- ملک احمد موٹر ڈرائیور وصیت ۴۲۷۵۔ گواہ شد:- محمد سعید انسپکٹر بیت المال

قادیان میں دو نہایت باموقعہ دوکانوں کا نیلام

قادیان کے قدیم بڑے بازار میں اس وقت دو نہایت باموقع دوکانیں قابل فروخت ہیں۔ ایک دوکان کی پیمائش قریباً ۲۷½ فٹ اور ۱۳½ فٹ ہے۔ اور دوسری کی قریباً ۲۸ فٹ اور ۱۰ فٹ ہے۔ اور موجودہ کرایہ علی الترتیب دس روپے اور آٹھ روپے ماہوار ہے۔ خواہشمند احباب دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ تاکہ تاریخ اور شرائط نیلامی وغیرہ سے انہیں مطلع کیا جاسکے۔ اگر کسی صاحب کی طرف سے معقول قیمت پیش کی جائے۔ تو بغیر نیلامی کے بھی فروخت کرنے کے متعلق غور کیا جاسکتا ہے۔ مگر بہر حال قیمت یکمشت وصول کی جائے گی۔ فقط والسلام

سید محمد حسین شاہ مختار عام مرزا بشیر احمد قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت باموقعہ اراضیات قابل فروخت

۱- محلہ دارالانوار میں شہر سے بالکل قریب ۲½ کنال کا ایک قطعہ دونوں طرف راستہ ہے قابل فروخت ہے۔

۲- محلہ دارالفتوح میں ایک کنال کے دو قطعات ریتی چھلہ کے بالکل قریب بیس فٹ کے راستہ پر قابل فروخت ہیں۔

۳- محلہ دارالبرکات شرقی میں چند باموقعہ قطعات بھی قابل فروخت ہیں۔

۴- محلہ دارالانوار سے آگے کچھ فاصلہ پر قریباً ساڑھے پانچ کنال کا قطعہ قابل فروخت ہے۔

ضرورتمند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

نمبر ۳ معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان

ضرورت ہے

چند مستعد اور دیانتدار آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو معمولی انگریزی جانتے ہوں۔ اور تجارتی کاروبار سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ نیز کاروباری گفتگو کرنے میں مشاق ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ خط و کتابت ع۔ معرفت منیجر صاحب الفضل ہو۔

قادیان کی معزز ہستیاں اور موتی سرمہ

حضرت میر محمد اسحاق صاحب فاضل ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ رات کے وقت مطالعہ سے خارش۔ جلن۔ پانی بہنا وغیرہ عوارض زور پکڑ چکے تھے۔ آپ کے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے" دنیا تسلیم کر چکی ہے۔ کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شب کوری۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان۔ پنجاب

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ!

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دی جائیں۔ جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

مفردات

خالص۔ اعلیٰ اور تازہ مثلاً کستوری ہر قسم۔ عنبر۔ زعفران۔ موتی۔ یاقوت۔ زمرد۔ زہر مہرہ۔ فیروزہ۔ کہربا۔ نیلم۔ پکھراج۔ سنگ یشب۔ لاجورد اور ان میں سے بعض کے کشتہ جات نیز کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ موتی۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ سیپ۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ خبث الحدید۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ ابرک سیاہ۔ کشتہ ابرک سفید۔ کشتہ سہ دھاتا۔ کشتہ شنگرف۔ کشتہ فولاد شنگرفی۔ کشتہ پوست بیضہ شنگرفی۔ کشتہ سنگ جراحت۔ کشتہ سنکھ وغیرہ وغیرہ کے لئے ہمیں لکھئے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

کونین ٹکیاں ٹیبلٹس برائے ملیریا

۱۰ ٹکیاں دو روپیہ

دی کونین سٹورز قادیان

تریاق معدہ معدہ کی تمام قسم کی امراض کو دور کرنے اور قوت ہاضمہ کو بڑھانے کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ۴۰ ٹکیاں ۱ع پیکنگ و محصولڈاک بذمہ خریدار۔

زیر نگرانی مالک منیجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ملبورن ۴ر دسمبر۔ آسٹریلین وزیر زراعت نے بیان کیا کہ امسال ہندوستان کو قحط کے باعث ایک لاکھ ستر ہزار ٹن گندم بھیجی گئی۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ وزیر ہند نے بتایا کہ جب یہ معلوم ہوا کہ اٹلی اور جرمنی میں تقریباً چار ہزار ہندوستانی اسیران جنگ ہیں۔ انہیں خوراک کے چار ہزار اور کپڑے کے ۵۶۰ پارسل ہفتہ وار بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ خوراک کے پارسلوں میں وہ اشیاء ہوتی ہیں جنہیں ہر مذہب و ملت کے افراد کھا سکتے ہیں۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر گوبلز نے "ڈاس ریش" میں ایک مضمون لکھا ہے۔ کہ ہم یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔ کہ ہم جنگ میں شکست کھا گئے ہیں۔ اور جرمن قوم کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وقت حاضر کا پیغام یہ ہے کہ دشمن کے رو برو کبھی ہتھیار ڈالنے کا تصور تک بھی دماغ میں نہ لاؤ۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ سلطان ابن سعود کے فرزند امیر فیصل نے لنڈن کے ان علاقوں کا معائنہ کرنے کے بعد جن پر زیادہ بمباری ہوئی ہے فرمایا کہ لنڈن اس سپاہی کی مانند ہے جو لڑائی میں زخمی ہو کر سنبھل جاتا ہے۔ اور اس کی شان بڑھ جاتی ہے۔ آپ نے انگریزوں کے حوصلہ کی تعریف کی۔ اور کہا کہ برطانیہ سے پہلے کی نسبت ہماری دوستی زیادہ استوار ہے۔ اس تعلق کو برقرار رکھنا میرے والد کے خاص مقاصد میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمام عرب اقوام کا مفاد برطانیہ کی دوستی سے وابستہ ہے۔

دہلی ۵ر دسمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے کنٹرولر آف سول سپلائز نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ ضرورت سے زیادہ چیزیں جمع کرنے اور ناجائز منافع حاصل کرنے کے متعلق آرڈیننس کا مطلب یہ ہے کہ عام لوگ مختلف چیزوں کو کنٹرول کے بھاؤ پر لانے کے لئے افسروں کا ہاتھ بٹائیں اور وہ اس طرح کہ جہاں دیکھیں کہ ناجائز نفع کمایا جا رہا ہو اور ضرورت سے زیادہ چیزیں جمع کر رکھی ہیں تو افسروں کو اس کی اطلاع دیں۔

مدراس ۴ر دسمبر۔ حکومت ہند کے ایک ترجمان نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ ۱۴ر دسمبر کے بعد بغیر مہر کے کپڑے پر حکومت قبضہ کر لیگی اور نیز واضح رہے کہ اس کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جائے گی۔ جو تاجر مال باہر نکالنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں وہ پچھتائیں گے۔ حکومت انصاف تو کرے گی مگر رحم سے کام ہرگز نہیں لیا جائے گا۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ فرانسیسی زبان کے الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آٹھویں برطانی فوج نے سان ویٹو ٹیٹانو پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۴ر دسمبر۔ امریکہ کے وزیر بحری کرنل ناکس نے اعلان کیا ہے کہ یورپ کی جنگ اب اس مرحلے پر پہنچ گئی ہے کہ جہاں ہم امید کر سکتے ہیں کہ وہ ختم ہونے کے قریب ہے۔ آپ نے نومبر میں تیار ہونے والے طیاروں اور بحری جنگی جہازوں کے اعداد و شمار بتائے اور کہا۔ کہ یورپ کی جنگ کا اختتام بحرالکاہل کی جنگ کا آغاز ہو گا۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ روس کو ہندوستان سے سامان حرب اور ذخائر بھیجنے کا سلسلہ اب زور شور سے جاری ہے۔ مشرقی ایران میں روسی سرحد تک پرانے کاروانی راستہ کو نہایت اعلیٰ درجہ کی پختہ اور جدید ترین قسم کی سڑک میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جس پر اونٹوں کی بجائے برق رفتار موٹر لاریاں مصروف حرکت ہیں۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے کہ اٹلی میں جرمنوں نے لن شیانو خالی کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۴ر دسمبر۔ امریکہ میں سٹرٹن کا ایک جدید طیارہ بنایا گیا ہے۔ محاذ جنگ پر سامان اور سپاہی بھیجنے کے لئے اس طیارے سے بڑی مدد لی جائے گی۔

لنڈن ۴ر دسمبر۔ ہنگری میں اعلان کیا گیا ہے کہ کل اتحادی طیاروں نے بلغاریہ کے دارالسلطنت صوفیہ پر شدید بمباری کی۔

لنڈن ۵ر دسمبر۔ آسٹریلیا میں سائنٹفک ماہرین نے یہ ایجاد کی ہے کہ مختلف رنگوں سے مگرمچھوں کو ڈرایا جا سکتا ہے۔ اس کی اطلاع مختلف ملکوں میں دے دی گئی ہے۔ ابھی اس پر غور کیا جا رہا ہے کہ خطرے کے وقت مگرمچھوں کو کشتیوں کے نزدیک نہ آنے کے لئے کونسا رنگ استعمال کیا جائے۔ اس طرح ڈوبنے والے جہازوں کے مسافروں کو بچانے میں بہت کچھ مدد مل سکے گی۔

دہلی ۵ر دسمبر۔ نومبر میں امریکی ہوائی جہازوں

نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر برما پر جو حملے کئے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے جنوب مشرقی ایشیا کی اتحادی کمان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سوائے ایک روز کے سارے مہینہ میں حملے کئے گئے ۷۰ مختلف مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں کا زیادہ زور اکیاب۔ پروم۔ رنگون اور سیام کے ہوائی میدانوں پر رہا۔

لنڈن ۵ر دسمبر۔ مارشل سٹالین مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان طہران میں جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق دو ایک دن میں ماسکو اور لنڈن سے ایک ساتھ اعلان کیا جائیگا۔ اس ملاقات کے متعلق دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ اس ملاقات کا نتیجہ دنیا کیلئے نہایت اہم ہے۔ دوسری یہ کہ اس کانفرنس میں جرمنی کی قسمت کا اسی طرح فیصلہ کیا گیا۔ جس طرح قاہرہ کی ملاقات میں جاپان کی قسمت کا کیا گیا۔

واشنگٹن ۵ر دسمبر۔ کل اتحادی بمبار دستوں نے نیو برٹن کے ایک اہم ہوائی اڈے پر زور کا حملہ کیا۔ جس سے تباہی مچ گئی۔ اس جگہ ۱۸۰ ٹن وزنی بم گرائے گئے۔ جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ نیو گنی میں اتحادی فوجوں نے منگونا کی جاپانی چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے۔ ادھر اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو برٹن کے شمال میں ایک آٹھ ہزار ٹن وزنی جاپانی جہاز کو نشانہ بنایا۔ جس کے پانچ بجرے ڈبو دئے گئے۔

ماسکو ۵ر دسمبر۔ روسی فوجیں سفید روس میں جرمنوں کی نئی لائن کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یہ لائن منسک کی جرمن چھاؤنی کا بچاؤ کرتی ہے۔ روسی دستے سلوبین شہر سے دس میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ اس مورچے پر انہوں نے تیس گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۵ر دسمبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج نے وسطی اٹلی میں دشمن کے مورچوں پر زور کے حملے شروع کر دئے ہیں۔ یہ مورچے روم جانیوالی سڑک پر بنے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۶ر دسمبر۔ کل بہت رات گئے برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا کہ شمالی اطلانٹک میں پچھلے دنوں ۱۵ جرمن یو بوٹوں سے آٹھ دن تک ہمارے جہازوں کی لڑائی ہوتی رہی۔ دشمن کی یو بوٹوں نے ہمارے جہازوں کے تین قافلوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن دشمن کی چھ یو بوٹوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اور ہمارے قافلے صحیح و سلامت اپنی بندرگاہوں پر پہنچ گئے۔ دوسرے دن خبر آئی۔ کہ ہمارا ایک اور اور قافلہ جرمن یو بوٹوں کے نرغہ میں آنے والا ہے۔ اگرچہ موسم بہت خراب تھا۔ پھر بھی ہمارے ہوائی جہاز ان یو بوٹوں کا سراغ لگانے کے لئے اڑتے رہے۔ چھ دن کے بعد معلوم ہوا کہ ۱۰ یو بوٹیں تاک میں ہیں۔ ان سے لڑائی ہوئی۔ جہاز کو تباہ کر دیا گیا۔ باقی رات کے اندھیرے میں بھاگ گئے۔

لنڈن ۶ر دسمبر۔ کل بھاری امریکی بمباروں نے شمالی فرانس میں حملے کئے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کہاں کہاں بم گرے۔ اس لڑائی میں دشمن کے جو ہوائی جہاز مقابلہ پر آئے۔ ان میں سے ۱۱ کو گرا لیا گیا۔ حملہ کے بعد ایک بمبار اور ایک فائٹر واپس نہیں آئے۔ مگر ان کے ہوا باز زندہ ہیں۔

لنڈن ۶ر دسمبر۔ اٹلی میں پانچویں فوج نے کمونو اور مشروسے کی پہاڑیوں کے اہم مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ مونو پہاڑ کے شمال مغرب میں دشمن کے مورچے میں ایک گہری دراڑ ڈال دی ہے۔ مغربی علاقے

ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ آج جاپانی ہوائی جہازوں نے کلکتہ پر حملہ کیا۔ اور شہر پر کچھ بم گرائے۔ جس سے معمولی نقصان ہوا۔ کچھ آدمی مارے گئے۔ اور کچھ گھائل ہوئے۔ ہماری ہوا مار توپوں نے دشمن کے جہازوں پر گولے